Good! June 2, 1984

پروگرام نمبر 77

سامعین! بتیس سال تک یسوع کا گھر ناصرت رہا۔ یہودیہ اور یروشلیم کے
مہذب یہودی اِس چھوٹی سی دیہاتی بستی کو حقیر سمجھتے تھے اور جب یسوع
گمنامی سے نکلا تو وہ اُسے اور اُس کے شاگردوں کو حقارت سے ناصری کہتے تھے۔ اُس
افراط کے مقابلے میں جس سے غیر معتبر اناجیل یسوع کے گہوارے، اُسکی خدمت اور اُسکی
صلیب کا بیان کرتی ہیں۔ یہ خاموشی کے بتیس سال نہایت انوکھے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ جو بغیر
الہام کے سوانح حیات قلمبند کرتے ہیں جیسے مستند اناجیل میں درج ہے ویسے بیان نہیں کرتے۔
اِس کے برعکس مسیح کے بچپن کے واقعات پر اور اُسکی عظیم قابلیت کی علامت پر وہ طوالت
کے ساتھ بیان کرنا پسند کرتے ہیں۔ ایسے نکتۂ نظر سے غیر معتبر اناجیل کے مصنفین نے مسیح کے ابتدائی
سالوں کا بیان کیا ہے۔ وہ اپنے اوراق، علامات اور قبل از وقت معجزات کے بیان سے اِس ارادے
کے ساتھ بھرتے ہیں کہ اُسکی عظمت ہو۔ لیکن وہ حقیقتاً اُسکی بے حرمتی کرتے ہیں۔ حقیقی اناجیل
غیر معتبر دعوٰی نہیں کرتیں۔ اِس لئے اُن کے بیان کی سچائی اور وہ آدمی جن کی معرفت یہ لکھی گئی
ہیں اُن کا الہام سے لکھنا دونوں پر مہر ثبت ہو جاتی ہے۔

یسوع نے نہ سستی میں اور نہ جاہلیت میں پرورش پائی۔ وہ بڑھئی تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ
بڑھئی کا بیٹا ہی ہے۔ بائبل مقدس میں متی 13 باب اُسکی 53 سے 55 آیت تک لکھا ہے "جب
یسوع یہ تمثیلیں ختم کر چکا تو ایسا ہوا کہ وہاں سے روانہ ہو گیا اور اپنے وطن میں آکر اُن کے عبادتخانہ
میں اُن کو ایسی تعلیم دینے لگا کہ وہ حیران ہو کر کہنے لگے اِس میں یہ حکمت اور معجزے کہاں سے
آئے۔ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟"

ہر یہودی لڑکا ہنر سیکھتا تھا۔ عام لوگ پڑھنے لکھنے کے قابل تھے۔ یوحنا کی انجیل میں جہاں لکھا ہے "اِسکو
بغیر پڑھے کیونکر علم آگیا" مطلب یہ ہے کہ یسوع نے اُس زمانے کے دینی علما کے مدرسوں سے تعلیم
نہیں پائی یعنی جیسا آجکل کہا جاتا ہے وہ کالج کا تعلیم یافتہ نہ تھا۔ یقیناً وہ تین زبانیں جانتا تھا یعنی
ارامی جو اُسکی مادری زبان تھی۔ عبرانی جو صحائف کی اصل زبان تھی اور یونانی جو ادبی زبان تھی۔

گو غربت کے سبب سے وہ صحائف کی مکمل جلد حاصل نہ کر سکا۔ مگر بستی کی مذہبی درسگاہ میں وہ
مکمل جلد پڑھ سکتا تھا۔ اور صحائف کی کچھ منتخب شدہ عبارات یقیناً ایسے بڑھئی کے گھر میں بھی
موجود ہوں گی۔ یسوع مسیح کے تعلیم حاصل کرنے کے ایک اہم طریقہ کا ذکر بائبل مقدس میں لوقا 2 باب
اُسکی 46 سے 47 آیت تک پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ "وہ انہوں نے اُسے ہیکل میں اُستادوں
کے بیچ میں بیٹھے اُن کی سنتے اور اُن سے سوال کرتے ہوئے پایا۔ اور جتنے اُسکی سن رہے تھے اُسکی سمجھ اور

اُسکے جوابوں سے دنگ تھے۔" یسوع کے والدین ہر سال عیدِ فسح منانے کیلئے یروشلیم جایا کرتے تھے۔ اِس 80 میل سفر کے راستے پر بہت سے ایسے مقامات آتے تھے جو کافی حد تک تاریخی واقعات کے ساتھ وابستہ تھے۔ جیسا یہودی یروشلیم کو عزیز رکھتے تھے ویسا کوئی دوسرے لوگ اپنے دارلحکومت کو عزیز نہیں رکھتے تھے۔ بیسیوں مُلکوں سے زائرین کے ہجوم اپنی اپنی زبان بولتے ہوئے یروشلیم کے گلی کوچوں اور ہیکل کی بارگاہوں میں قدم رکھتے تھے۔ ایک عقل مند اور پُرخلوص بچے کیلئے ایسا سالانہ سفر بذاتِ خود ایک تعلیمی تجربہ ثابت ہوا ہوگا۔ خاموشی کے ان تیس سالوں کے دوران صرف اِسی ایک بار گمنامی کا پردہ ہٹایا گیا۔ بارہ سال کی عمر ایک یہودی بچے کیلئے زندگی کا ایک موڑ مانی جاتی تھی۔ اِس عمر پر وہ ایک پیشہ سیکھنے لگتا تھا۔ بالغ سمجھا جاتا تھا۔ اِس کے بعد وہ اپنے باپ سے کسی کے لئے تاویک نہیں سکتا تھا۔ نشان کے طور پر اپنے ہاتھ اور پیشانی پر شریعت کی چند منتخب تحریر شدہ آیات باندھنے لگتا تھا۔ اِس فیصلہ کُن عمر پر معلوم ہوتا ہے کہ یسوع پہلی دفعہ یروشلیم گیا۔ جب اُس کے ہمسفروں نے گھر کی جانب واپس ایک دن کی منزل طے کرلی تو معلوم ہوا کہ وہ ساتھ نہیں تھا۔ واپس لوٹ کر اُس کے والدین بڑی پریشانی سے سارا دن اُسے یروشلیم میں ڈھونڈتے رہے۔ آخر کار انہوں نے اُسے ڈھونڈ ہی لیا۔ لیکن بچوں میں سڑکوں پر نہیں، نہ ہی مناظر دیکھتے ہوئے بلکہ ہیکل میں علمائے شرع کے درمیان اُن کی سُنتے اور سوال کرتے ہوئے۔ "تم مجھے کیوں ڈھونڈتے ہو؟ کیا تم کو معلوم نہ تھا کہ مجھے اپنے باپ کے ہاں ہونا ضرور ہے"۔ یہ یسوع کے پہلے تحریر شدہ الفاظ ہیں اور یہی اُسکی زندگی کا بنیادی اُصول ہے۔ گو وہ اپنے والدین کے ساتھ ناصرت واپس لوٹ گیا اور اُن کے تابع زندگی بسر کرتا رہا // لیکن بے شک یروشلیم کی سالانہ زیارت سیرت کو ڈھالنے اور منصوبوں کی تکمیل میں اُس پر اثر انداز ہوئی۔

ہم یہ سوال کیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یسوع کو کب اور کس طرح اپنی الٰہی فطرت اور شخصیت کا احساس ہوا۔ کیا یہ احساس دفعتہً اُس پر کوندا یا لَو بھڑکنے کی مانند آہستہ آہستہ پیدا ہوا جیساکہ عام بچے کی فردیت میں خود آگاہی پیدا ہوتی ہے۔ کیا اِس خود آگاہی کا آغاز اُس پُرسکون گفتگو سے جو اُسکی پیدائش کے انوکھے پن کے متعلق اُس کے گھر میں کئی بار ہوئی ہوگی پیدا ہوا یا کیا خود آگاہی اپنے آپ اُس کی سیرت میں پیدا ہوئی؟ ایسے سوالات ہماری قابلیت سے باہر ہیں اور اِس سے تجاوز کرتے ہیں جو مکاشفہ سے ظاہر ہوا۔ پھر بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ بارہ سال کی عمر میں یسوع مکمل طور پر اپنی الٰہی ولایت سے واقف تھا۔ اعلانیہ طور پر یسوع خُدا کی خدمت میں صرف تین سال مصروف رہا۔ لیکن حقیقتاً اِن خاموشی کے سالوں کے دوران جیساکہ اُس وقت جب وہ عوام کو تعلیم دیتا تھا یا ہماری خطاؤں کیلئے جان دے رہا تھا وہ خُدا کی مرضی پر عمل کر رہا تھا۔ سب کچھ جو یسوع نے کیا اِس قابلیت سے ہوا جو اُسکی

انفرادیت میں موجود تھی اور اُسکی انفرادیت کی نشوونما خاموشی کے انہی تیئیس سالوں کے دوران مکمل ہوئی۔ جیسا کہ کلامِ مُقدس میں لکھا ہے۔ "یسُوع حکمت اور قد و قامت میں اور خُدا کی اور انسان کی مقبولیت میں ترقی کرتا گیا۔"
دُنیا کی اہم ترین ضرورت ہے کہ لوگ سیرت کے مالک ہوں اور جو بھی سال ایسی اعلیٰ سیرت کے ڈھالنے میں صرف کیئے جائیں وہ ضائع نہیں ہوتے، جن سے ایسی انسانیت پیدا ہوتی ہے جیسی ناصرت کی گمنامی سے نکلی۔ یہ بات ہمارے لئے کس قدر تقویت کا باعث ہے کہ اگر ہم مسیح یسُوع کی طرح نیک سیرت اور بلند کردار کا مظاہرہ کریں تو خدا ہمیں بھی آسمان کا نور دکھا سکتا ہے۔ وہ ہمیں بھی یسُوع کی طرح عروج کی عظمت سے مالامال کر سکتا ہے۔

یسُوع کا لڑکپن اور جوانی یقیناً ہم سب کیلئے ایک بہترین نمونہ ہے کہ وہ جوانسانی شکل میں ہمارے درمیان رہا۔ اپنے باپ کا اسقدر فرمانبردار تھا کہ ایک لمحے کو بھی اُن کاموں سے غافل نہ ہوا جو اُسکے باپ یعنی خُدا نے اُس کے سپرد کیئے تھے۔ یہ اُس کے اعلیٰ اور عجیب کاموں کا ثبوت ہے کہ آج ہم باآواز پکار سکتے ہیں کہ اے تُو جو خود نمونہ ہے۔ ہمارا ہے رہبر۔ الہٰی مرضی کر آشکار کام اپنا پورا کر۔

جوانی میری کہ ایمان کہ دیکھیں ہم انجام
کیا میرا فرض یہ نہیں کہ کروں باپ کا کام۔

گیت ≠ ابنِ آدم ھنرمند 0.24 و 4-30 S.NO 143 DUR

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں یسوع مسیح کی تعلیم و تربیت ۔ ناصرت میں خاموشی کے سالوں ، اُن کے اسباق اور یروشلیم کی زیارت کے بارے میں سُنا ۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں یوحنا اصطباغی کی خدمت ۔ اثرات ۔ اور یسوع کے بپتسمہ لینے کا حال بیان کریں گے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الہٰی میں ان کی عروج و زوال پیش کریں گے ۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے
اور کلامِ الہٰی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ
اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر
مسودہ نمبر 77 طلب کریں ۔

پروگرام کے سپتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے
آخر میں کریں گے ۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں
مل جائیگا ۔

اب اجازت دیجئے
، خدا حافظ

―

: